امام خمینیؒ کے افکار و عقائد کی روشنی میں

وحدت واتحاد

از حجت الاسلام سید احمد خمینی (طاب ثراہ)

امام خمینی باطل طاقتوں کے خلاف کی جانے والی اپنی جدوجہد میں بھی لوگوں کو وحدت واتحاد کی دعوت دیا کرتے تھے چنانچہ پچاس سال قبل انہوں نے اپنے تاریخی اور سب سے پہلے اہم بیان کی ابتداء قرآن مجید کی اس آیہ کریمہ سے کی تھی۔ "قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى" اپنے اس اہم بیان میں انہوں نے امت اسلامیہ کی وحدت کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ الٰہی انقلاب کی کامیابی کے لئے امت اسلامیہ کے درمیان وحدت واتحاد کا عملی وجود لازمی ہے۔

اپنی گرانقدر کتاب "سر الصلوۃ" میں "علماء کے معنوی مقامات ومدارج" کے ذیل میں پہلے تین مراتب کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ چوتھا اصحاب تحقق واکمل اولیاء کا ہے جو تحقق حالت میں اس مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں۔ "قاب قوسین" کی کثرت ان کے درمیان سے اٹھ جاتی ہے جو اپنی ذاتی شناخت کو جماعت کی ذاتی شناخت میں ضم کردیتے ہیں ہمیشہ باقی رہنے والے نور میں گم ہوجاتے ہیں 'انفرادیت میں مضمحل اور غیب ہویت میں فنا ہوجاتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اصحاب صحو بعد المحو کو غیب شہادت سے کوئی حجاب نہیں ہوا کرتا بلکہ خود ان کا وجود حقانی وجود ہوتا ہے اور وہ دنیا کو حقانی وجود کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور "مَارَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ وَمَعَهٗ" یعنی وہ لوگ ہر چیز سے پہلے اس کے بعد اور اس کے ساتھ جلوہ خداوندی کا مشاہدہ کرتے ہیں اور تمام ذاتی واعمالی تجلیات ان کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہا کرتیں۔

عوام الناس کے استفادہ کے لئے لکھی گئی اپنی گرانقدر کتاب "شرح چہل حدیث" میں وحدت کلمہ کے تاریخی واخلاقی مفہوم وماہیت کا ذکر کرتے ہوئے امام خمینیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ الٰہی شریعتیں اور عظیم الشان انبیاء کرامؑ، عظیم مقاصد کے حامل رہے ہیں۔ ان کی ذات عظیم مقاصد کی تکمیل وترقی کا باعث اور مدینہ فاضلہ کی تشکیل میں ممد ومعاون رہی ہے لیکن ان کی بعثت کا ایک اہم مقصد توحید کلمہ وتوحید عقیدہ، اہم مسائل ومعاملات میں اجماع اور اہل ظلم کی ظالمانہ راہ وروش کی روک تھام رہا ہے تاکہ انسانی سماج کو مختلف النوع مفاسد سے محفوظ رکھتے ہوئے مدینہ فاضلہ کو خرابی وبربادی سے بچایا جاسکے۔ لیکن اجتماعی اور انفرادی اصلاح پر مشتمل اس مقصد عظیم میں کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب افراد اور قوموں پر وحدت واتحاد سایہ فگن ہو۔ ان کے درمیان الفت واخوت، قلبی صداقت اور ظاہری وباطنی پاکیزگی موجود ہو اور معاشرہ کے افراد آپس میں اس طرح متحد ہوجائیں کہ آدم کی اولاد سے بھری ہوئی دنیائے آدمیت ایک جسد واحد کی شکل اختیار کرلے اور تمام افراد اس جسد واحد کے اعضاء کی حیثیت سے کام کرنے لگیں اور ساری کوششوں کو ایک عظیم الٰہی اور عقلی مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جائے جس میں انفرادی اور اجتماعی دونوں مفاد ومصالح محفوظ ہیں۔ اگر کسی ایک گروہ یا جماعت کے درمیان ایسی محبت واخوت پیدا ہوگئی تو وہ جماعت دوسری تمام جماعتوں پر یقیناً غلبہ وفضیلت حاصل کرلے گی۔ چنانچہ تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ سلامی جنگوں میں مجاہدین اسلام کی عظیم الشان کامیابیوں کا راز ان کے درمیان موجود یہی مثالی وحدت واتحاد رہا ہے۔ مسلمانوں سے اسی بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ دوستی، میل جول اور حسن اخلاق، محبت، اخوت اور برادری وبھائی چارگی سے کام لیں اور یہ ایک واضح

بلکہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے وحدت واتحاد کے مفہوم کی تقویت ہوتی ہے وہ یقیناً مرغوب پسندیدہ ہیں اور جو چیزیں اس میل جول اور بھائی چارہ کو توڑ کر معاشرہ میں تفرقہ واختلاف کا باعث ہیں وہ یقیناً صاحب شریعت کے غیظ وغضب کا باعث اور اس کے عظیم مقصد کی مخالف ہیں اور کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ معاشرہ میں ان تفرقہ انگیز مفاسد کی ترویج واشاعت بغض وحسد وکینہ وعداوت کا باعث ہوں گی اور معاشرہ میں فساد کی جڑیں پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائیں گی اور لوگوں کے درمیان نفاق کا بول بالا ہو جائے گا۔ فقط یہی نہیں بلکہ معاشرہ میں وحدت واتحاد کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے گا اور آخر کار دین کی بنیادیں متزلزل ہو جائیں گی۔

امام خمینیؒ وحدت کو خداوند عالم کی پہلی اور سب سے بڑی رحمت اور ابتدائی برکت الٰہی سے تعبیر کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ رحمت وبرکت خداوندی کے بغیر وحدت حاصل نہ ہوگی چنانچہ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ ہم لوگوں کو اس بات کی بھرپور کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ ہمارے درمیان خداوند عالم کی اس رحمت ونعمت کو دوام حاصل رہے اور اس کوشش کی پہلی منزل یہ ہے کہ ہم لوگ الٰہی ہو جائیں' راہ خدا میں ہر خدمت کے لئے ہمہ تن آمادہ رہیں اور اپنے آپ کو خداوند عالم کا مطیع وفرمانبردار بنا لیں خود کو اس سے وابستہ اور اسی کی بارگاہ عالیہ میں پلٹ کر جانے والا سمجھتے رہیں۔ اگر ہم لوگ اس ابتدائی منزل پر ثابت قدم رہیں تو دوسرا مرحلہ یعنی مرحلہ' وحدت واتحاد خود بخود طے ہو جائے گا کیونکہ تفرقہ واختلاف شیطان کا کام ہے اور وحدت واتحاد کا تعلق رحمٰن سے ہے۔

امام خمینیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے:

"اگر جملہ انبیاء ایک وقت میں ایک جگہ پر جمع ہو جائیں تو ان کے درمیان کوئی جھگڑا اور اختلاف نہ ہوگا کیونکہ وہ لوگ اپنے نفس پر مسلط اور خداوند عالم کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔"

امام خمینیؒ اسلامی معاشرہ میں اس وحدت واتحاد کے قائل تھے جو مستحکم اور مقدس بنیادوں پر قائم ہو چنانچہ وہ کہا کرتے تھے:

"قرآن مجید کی تعلیمات پر مبنی اسلامی وحدت کے سایہ میں ہم لوگوں کو باہم متحد رہنا چاہئے یہ کوئی اہم بات نہیں ہے کہ آپ لوگ کسی ایک مسئلہ ومعاملہ میں متحد رہئے اور تفرقہ واختلاف پیدا نہ کیجئے بلکہ حکم خداوندی یہ ہے کہ سب لوگ "اعتصام بحبل اللہ" کی پیروی کریں۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد یہ نہیں رہا کہ وہ لوگوں کو کسی ایک کام کے لئے متحد کر دیں بلکہ ان کی آمد کا مقصد تمام لوگوں کو راہ حق پر جمع کرنا اور ثابت قدم بنانا ہے۔"

اگر مجھ سے یہ سوال کریں کہ امام خمینیؒ کی نظر میں دشمنوں پر ملت اسلامیہ کی کامیابی کا راز کیا تھا تو وہی جواب دوں گا جس پر انہوں نے اپنے متعدد بیانات نیز وصیت نامہ میں بڑی تاکید فرمائی ہے یعنی حکم خدا کی پیروی "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا" اس سلسلے میں وہ ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

"جب ہم لوگوں نے اس امر خداوندی پر مکمل اعتقاد ووفاداری کے ساتھ عمل کیا تو ہم لوگ پوری طرح متحد ہو گئے۔ اندر' باہر' طالب علم اور دینی درسگاہوں کے طلاب' سب آپس میں متحد ہو گئے۔ سماج کے سبھی طبقے آپس میں متحد ہو گئے۔ اب اس اتحاد کے بعد آپ لوگ مطمئن رہیں کہ آپ کامیاب ہو گئے... کامیابی کی کنجی خود ملت کے ہاتھ میں ہے البتہ ملت اسلامیہ کو اس بات کی طرف متوجہ رہنا چاہئے کہ کس چیز نے اسے کامیابی وسربلندی عطا کی اور یہ کوئی اور چیز نہیں بلکہ امت اسلامیہ کے درمیان موجود مثالی وحدت واتحاد تھا جس نے ہم لوگوں کو عظیم الشان کامیابی عطا کی اور "اعتصام بحبل اللہ" کی بدولت ہم سرفراز وسربلند ہو گئے۔

امام خمینیؒ وحدت واتحاد کو ہر فرد مسلمان کا شرعی اور مذہبی فریضہ سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اس سلسلے میں علماء ودانشوروں اور اسلامی علاقوں کے حاکموں کی ذمہ داری دوسروں سے کئی گنا زیادہ ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ ان کے اکثر خصوصی بیانات واہم پیغامات اسی سلسلے میں صادر ہوتے رہے۔ ان کا اعتقاد وایمان تھا کہ وحدت کی تشکیل وتقویت کے لئے ہم لوگوں کو لازمی قیمت بھی ادا کرنی چاہئے چنانچہ وہ اس راہ میں بھی پیش قدم تھے لیکن یہ ایک فطری امر ہے کہ اس مختصر مقالے میں وحدت واتحاد کے ہر پہلو پر امام امت کے ارشادات کا تجزیہ ممکن نہیں ہے۔

وحدت واتحاد کے موضوع پر میں نے امام خمینیؒ کے ارشادات وہدایات پر مشتمل ایک کتابچہ کا

مطالعہ کیا تو اجمالی طور پر میں اس نتیجے پر پہونچا کہ امام خمینیؒ کی نظر میں وحدت واتحاد ایک انتہائی وسیع موضوع کا نام ہے جو مختلف پہلوؤں کا حامل ہے اور انہوں نے اسلامی انقلاب کی کامیابی سے قبل اور اس کے بعد ان تمام پہلوؤں کی شناخت و ترویج کے سلسلے میں بھر پور قدم اٹھائے ہیں۔ ان کی دعوت اتحاد کا دائرہ فقط ایرانی قوم تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ وہ اکثر و بیشتر ساری دنیا کے کمزور و پسماندہ لوگوں کو ظالموں اور استکباری جماعتوں کے خلاف متحد ہونے کی دعوت دیتے رہے۔ فقط اتنا ہی نہیں بلکہ انہوں نے شرک والحاد کے خلاف 'ادیان الٰہی کی پیروی کرنے والوں کے درمیان وحدت واتحاد پر زور دیا اور اسلامی دنیا پر حملہ آور اسلام دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے امت اسلامیہ عالم کے درمیان اتحاد کو ان کی حفاظت کا اہم وسیلہ بتاتے رہے اور مذہب اسلام کی مختلف شاخوں مثلاً شیعہ و سنی بھائیوں کے درمیان وحدت واتحاد کو دنیائے اسلام کی سربلندی کا ذریعہ قرار دیا اور اصول واقدار کی حفاظت کے دائرہ میں قوموں اور حکمران جماعتوں کے درمیان وحدت واتحاد کی بھی حمایت کی۔

ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے اندر قومی اتحاد کے سلسلے میں حضرت امام خمینیؒ معاشرہ کے تمام طبقوں 'جماعتوں اور گروہوں کے درمیان مستحکم وحدت واتحاد کو کامیابی کی راہ میں پہلا قدم مانتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ اپنے خطبوں اور بیانوں میں دینی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں سے وابستہ لوگوں کے درمیان وحدت واتحاد کو معاشرہ کے دیگر طبقوں کے درمیان اتحاد کا وسیلہ مانتے تھے۔ علماء دین اور یونیورسٹیوں سے وابستہ افراد کے درمیان وحدت کے ساتھ ہی ساتھ وہ علماء اور عوام 'افراد فہم و دانش اور عوام 'انتظامی و فوجی جماعت اور عوام 'حکومت اور پارلیمنٹ' عدلیہ 'انتظامیہ اور نفاذیہ اداروں کے درمیان 'بحری 'زمینی اور ہوائی افواج کے درمیان اور مختلف النوع قومی تنظیموں کے درمیان وحدت واتحاد پر بہت زور دیا کرتے تھے اور نسلی 'قومی اور جغرافیائی امتیازات کے سخت مخالف تھے۔ اس کے علاوہ امام خمینیؒ اپنی گرانقدر تصانیف میں 'بیرونی اور اندرونی طاقتوں کے درمیان 'سماج کے مختلف طبقوں کے درمیان اور ملک کی جملہ سیاسی 'سماجی اور ثقافتی تنظیموں کے درمیان وحدت واتحاد کیلئے کوشاں رہا کرتے تھے۔

تشکیل ایک امر محال ہے اور اگر اتحاد قائم ہو گیا تو وہ مستحکم نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ وحدت واتحاد کے عقیدتی اصولوں کا ذکر کرنے کے بعد 'تشکیل و تحکیم وحدت کیلئے امام خمینیؒ نے جن بنیادی اسباب و عوامل اور لازمی عناصر کی طرف تفصیلی اشارہ کیا ہے 'ان کا اجمالی تجزیہ حاضر خدمت ہے:

۱۔ غیر معمولی حد تک خود سازی کا اہتمام اور ذاتی و سماجی زندگی میں معنوی قدروں اور اعلیٰ اخلاقی معیاروں کی پیروی۔

۲۔ سلیقوں کے درمیان اختلاف کا تحمل' آزادی فکر کا دفاع اور ایسی ثقافتی و سیاسی تشکیلات کی

حضرت امام نے متعدد بار انتہائی سخت و مایوس کن حالات میں ہم لوگوں کو جدو جہد کرنا سکھایا اور بار بار ہم لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرتے رہے کہ حق و باطل کے درمیان مقابلہ کے دوران ظاہری مادی اسباب و وسائل کی کمی فیصلہ کن ثابت نہیں ہوا کرتی ہے۔

چنانچہ جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ مغرب و مشرق کی عظیم طاقتوں کے شرمناک ہتھکنڈوں کے مقابلے میں انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کا اہم راز ہی یہ تھا کہ ایران کا بچہ بچہ امام خمینیؒ کے حکم کا پیرو بنا ہوا تھا۔

جس طرح امام خمینیؒ نے وحدت واتحاد کی اہمیت و ضرورت پر زور دیا ہے' اسی طرح رہبر انقلاب نے وحدت کے لوازم کی نشاندہی کی ہے کیونکہ وہ اس حقیقت سے پوری طرح باخبر تھے کہ مناسب و سازگار ماحول کے بغیر وحدت واتحاد کی

حمایت جس پر امت اسلامیہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے۔

۳۔ ناقابل حل سیاسی و سماجی مسائل و مشکلات کو حل کرنے میں وحدت واتحاد کے معجزہ آفریں کردار کے سلسلے میں گہرا اعتقاد و مکمل اعتماد۔

۴۔ طرفین کے درمیان وحدت واتحاد کے سلسلے میں رخنہ اندازی اور غلط فہمی پیدا کرنے والوں کے سلسلے میں پوری توجہ اور ہوشیاری سے کام لینا اور عوام کو بھی ان تفرقہ انگیز عناصر کی کرتوتوں سے باخبر رکھنا۔

۵۔ وحدت واتحاد کا بھرپور احترام کرتے ہوئے سولی مواقف اور منطقی اقدار و معتقدات کا تحفظ۔

۶۔ دینی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں کے نظام اور طریقۂ تحقیق کے درمیان موجود بنیادی اختلافات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے معاشرہ کے بنیادی مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے مشترکہ زبان کا انتخاب اور اختلافات سے پرہیز۔

۷۔ مشترک پہلوؤں کی زیادہ سے زیادہ تلاش اور بنیادی باتوں میں نظریاتی اختلافات کو کم کرنے کی بھرپور کوشش۔ اس کام کے لئے فقط علمی مناظرہ و مباحثہ کی تشکیل اور عوام الناس کو ان علمی اور ثقافتی اختلافات سے دور رکھنا نیز اس مسائل کو حل کرنے کے لئے فقط علمی احتجاجات اور مناسب و پسندیدہ عقلی راہ و روش کا استعمال کرنا۔

۸۔ توحیدی اور وحدت آمیز ثقافت کا اسلامی معاشروں میں احیاء اور مذہب اسلام کے مختلف عبادی' سیاسی اور سماجی احکام میں وحدت واتحاد کے مظاہر اور نمونوں کی طرف ملت اسلامیہ کو متوجہ کرنا مثلاً نماز جمعہ وجماعت اور حج جیسی عظیم اسلامی کانگریس کے فلسفہ پر محققانہ غور و فکر' مسلمانوں کو باہمی تعاون کی طرف راغب کرنا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو تمام مسلمانوں کا ذاتی فریضہ قرار دیتے رہنا۔

۹۔ امت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کو اسلام کے درمیان ماضی سے مطلع رکھتے ہوئے موجودہ صدی میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب سے بھی بخوبی آگاہ رکھنا۔

۱۰۔ اکثر اسلامی معاشروں پر مسلط مغربیت کی تردید اور خود اعتمادی کی ترویج واشاعت کو بنیاد قرار دیتے ہوئے دنیائے اسلام کی ثقافتی تحریک کی وسعت وعالمی مقبولیت کے لئے لازمی جدوجہد کو جاری رکھنا۔

۱۱۔ حقیقی دشمنوں کی شناخت اور دشمن تراشی سے اجتناب و پرہیز۔

۱۲۔ وحدت واتحاد کے دشمنوں کے خلاف یقینی کامیابی کے لئے جہاد وشہادت پسندی پر مشتمل ثقافت کی تبلیغ وترویج۔

۱۳۔ ایسی خرافات پرستی اور تفرقہ انگیزی

> **امام خمینیؒ وحدت واتحاد کو ہر فرد مسلمان کا شرعی اور مذہبی فریضہ سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اس سلسلے میں علماء ودانشوروں اور اسلامی علاقوں کے حاکموں کی ذمہ داری دوسروں سے کئی گنا زیادہ ہوا کرتی ہے۔**

کی مکمل روک تھام جو ناواقف اور خود غرض عناصر کے ذریعہ دینی اور مذہبی رسومات کا جز بن گئی ہیں اور لمبی مدت گزر جانے کی وجہ سے مسلمان قوموں اور قبیلوں کی روایتی ثقافت کا بنیادی رنگ وروپ اختیار کر چکی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کے درمیان موجود اندھے تعصب کو کم کرنے کی بھرپور کوشش۔

۱۴۔ وحدت واتحاد کے منادیوں کے قول وعمل کے درمیان یکسانیت نیز وحدت کو اپنا نصب العین قرار دینے والی حکومت سے وابستہ افراد وحکام کے قول وفعل میں بھی یکسانیت کو برقرار رکھنا۔

اس یکسانیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر سماج کے قائد ومصلح کی جانب سے سکوت اختیار کرنے یا وحدت وحمایت برقرار رکھنے کا حکم دیا جائے تو معاشرہ کے تمام لوگ اس حکم کی پیروی کو اپنی مصلحت سمجھیں' چاہے اس حکم سے ان کی روایتی رسوم اور ان کے آداب واخلاق کی خلاف ورزی ہی کیوں نہ ہو چنانچہ ہم لوگ اس یکسانیت کا امام خمینیؒ کی تحریک کے اتار چڑھاؤ کے درمیان سیکڑوں بار مشاہدہ کر چکے ہیں۔

حضرت امام خمینیؒ نے مسلمانوں کے درمیان وحدت واتحاد کو مستحکم بنانے کے لیے فلسطینی مظلوموں کے حقوق کی بھرپور حمایت کی کیونکہ اسلامی علاقوں میں ا۔ یک اور صیہونی حکومت کی وسعت پسندی کے خلاف مسلمانوں کا ایک مرکز اتحاد پر جمع ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ رسول اکرمؐ کی شان میں بے ادبی وگستاخی پر مشتمل کتاب "شیطانی آیات" جیسی اسلام دشمن سازش کے خلاف اپنے مستحکم موقف سے پیغمبر اسلامؐ کے سلسلے میں مسلمانوں کے مقدس عشق کو پوری طرح نمایاں کر دیا اور اس واقعہ کو امت اسلامیہ عالم کے درمیان اتحاد کا باعث بنا دیا اور پوری دنیائے اسلام میں بیداری کی لہر دوڑ گئی۔

جی ہاں! اسلامی انقلاب اور اس کی نعمتوں اور برکتوں نے ہم لوگوں پر حجت تمام کر دی ہے۔ امام خمینیؒ کی کامیابیاں اور ان کی عالمی اسلامی تحریک قرآن کریم کی اس آیۂ شریفہ کی مصداق ہے۔ "کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ" حضرت امام نے متعدد بار انتہائی سخت ومایوس کن حالات میں ہم لوگوں کو جدوجہد کرنا سکھایا اور بار بار ہم لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرتے رہے کہ حق وباطل کے درمیان

مقابلہ کے دوران ظاہری مادی اسباب و وسائل کی کمی فیصلہ کن ثابت نہیں ہوا کرتی ہے بلکہ اس مقابلہ وصف آرائی میں جس چیز کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے وہ آگاہی و بیداری' اخلاص اور فریضہ کو پورا کرنے کا حوصلہ ہے۔ لہٰذا اگر آج اسلامی معاشروں کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہے کہ ان کے مسائل ومصائب کا علاج اور موجودہ پسماندگی و بے سروسامانی سے نجات کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم اپنی حقیقی اسلامی شناخت کو دوبارہ حاصل کرتے ہوئے امت واحدہ کی تشکیل میں ہمہ تن سرگرم ہو جائیں تو پھر اس مقصد کی تکمیل کے سلسلے میں ہم لوگوں کو ایک لمحے کے لئے بھی خوفزدہ و مایوس نہ ہونا چاہئے۔

آیئے! ہم لوگ اس مقدس جہاد میں پیش قدم ہو جائیں۔ یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ پیغمبر وحدت ورحمت کے ماننے والوں کی اتنی بڑی تعداد ہر ممکن اسباب و وسائل سے مالامال اور غیر معمولی جغرافیائی حیثیت کی حامل ہوتے ہوئے بھی تفرقہ واختلاف کی آگ میں جلتی رہے اور دین خدا و انسانیت کے دشمن امت اسلامیہ کی پراگندگی کا مذاق اڑاتے رہیں اور اس امت کے سامنے فخر ومباہات کا مظاہرہ کریں جو صدیوں حقیقی انسانی تہذیب وتمدن کی علمبردار رہی ہے اور آج جس کے سرمایہ کو یہ سامراجی طاقتیں دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہی ہیں۔

آج خداوند عالم کی مقدس و گرانقدر کتاب ایک حرف کی کمی یا زیادتی کے بغیر' اسلامی فرقوں کے درمیان موجود ہے اور سنت و آئین پیغمبر اکرم کو ہم لوگوں کے جملہ اعمال کے لئے مشعل ہدایت کا درجہ حاصل ہے۔ ایک قبلہ' ایک کلمہ ونعرہ' ایک نماز ومناسک حج اور سیکڑوں دوسرے اسلامی شعار پر تمام اسلامی مذاہب کا یکساں اعتقاد وایمان ہے اور امت اسلامیہ کے درمیان موجود یہ مثالی یکسانیت امت واحدہ کی تشکیل میں نہایت مدد ومعاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ امت اسلامیہ کے درمیان وحدت واتحاد کے فقدان کے سلسلے میں عوام کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ یہ اسلامی علاقوں کے حکمرانوں' عالموں اور دانشوروں کا فریضہ ہے کہ وہ ایسے حالات میں اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دیں۔

میں ان اسلامی حکومتوں کے سربراہوں کے سامنے' جو پڑوسی اسلامی حکومتوں کے ساتھ اخوت وبرادری کا معاہدہ کرنے کے بجائے اسلام اور مسلمانوں سے عداوت رکھنے والی حکومتوں کے ساتھ معاہدۂ صلح سے امید لگائے ہوئے ہیں' بابگ دہل یہ اعلان کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کا اندازہ غلط ہے اور آپ بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں کیونکہ آزمائے ہوئے کو بار بار آزمانا عقلمندی کی علامت نہیں ہے اور تلخ تجربات کی تکرار ہرگز مفید نہیں ہوا کرتی ہے۔

امریکہ اور اسرائیل' اسلام اور امت اسلامیہ کی مکمل نابودی اور تمام اسلامی علاقوں پر مکمل غلبہ و تسلط کے بغیر راضی ہونے والے نہیں ہیں۔ لہٰذا آیئے ان عنکبوتی اور پھسپھسے معاہدوں سے' جن کا بنیادی مقصد امریکی واسرائیلی مفاد ومصالح کی حفاظت ہے' دل لگانے کے بجائے مستحکم اسلامی اخوت وبرادری کے معاہدہ کو عملی شکل دینے کی کوشش کریں اور امت واحدہ کی یاد کو دوبارہ تازہ کر دیں۔

وہ حکومتیں' جماعتیں اور افراد واشخاص جو کتاب ومقالہ وفلم کی تبلیغ واشاعت کے ذریعہ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ واختلاف کی آگ بھڑکانے میں ہمہ تن سرگرم ہیں اور دیگر اسلامی فرقوں کی پیروی کرنے والوں کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کرنے میں فخر محسوس کر رہے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ اپنے اس عمل سے وہ اپنی موجودیت اور اپنے مفاد ومصالح کا دفاع کر رہے ہیں' وہ درحقیقت بہت بڑی بھول کا شکار ہیں کیونکہ دشمن ان میں سے کسی پر بھی رحم نہ کرے گا اور اس معرکہ میں وہی لوگ فائدہ میں رہیں گے جو عالم اسلام کے درمیان وحدت واتحاد کی تشکیل کے ذریعہ اسلام دشمن طاقتوں اور جماعتوں کی وسعت پسندی کی روک تھام کرنا چاہتے ہیں۔

میں امام خمینی کی تاسی وپیروی کرتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ایرانی عوام اور اسلامی جمہوری نظام کے تمام مسئولین ان سبھی مسلمان عوام اور اقوام' حکومتوں کے ساتھ معاہدۂ اخوت وبرادری کے لئے اپنا ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں جو امت اسلامیہ کے مفاد ومصالح پر دشمنان دین خدا کے مفاد کو ترجیح نہیں دیتی ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت اور امت اسلامیہ ایران وحدت واتحاد اسلامی کی راہ میں پیش قدمی کے لئے لازمی قیمت ادا کرنے کے لئے ہمہ تن آمادہ ہے۔

آخر کلام میں' میں ایک بار پھر خود اپنے آپ کو' آپ لوگوں کو اور مخلص ودلسوز مسلمانوں کو دنیائے اسلام کی خطرناک صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے' اس نجات بخش الٰہی پیغام کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جس کی تعمیل وپیروی ہمارا مذہبی فریضہ اور ہماری نجات کا باعث ہے۔

"واعتصموا.......... فانقذکم منہا"

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید احمد خمینی